مختلف حصوں کے عکس بھی دیے ہیں اور ان کی تحریف کو ثابت کیا ہے۔ انھوں نے ۶۴ صحابہ کرامؓ کی فہرست دی ہے جنھوں نے حضرت زید بن ثابتؓ کے علاوہ بطور کاتب کام کیا۔ وہ آنکھیں بند کر کے اس بات پر یقین نہیں کرتے کہ استنبول اور تاشقند کے نسخے وہی ہیں جنھیں حضرت عثمانؓ نے پھیلایا تھا۔

الاعظمی کو اس حقیقت کا ادراک ہے کہ بائبل کا بھی اسی معیار پر جائزہ لیا جائے تو حضرت موسٰیؑ اور حضرت عیسٰیؑ کے وجود ہی سے انکار کرنا پڑے گا' اور یہ عہدنامے گم نام قصے کہانیاں معلوم ہوں گے۔ یہ مذاق کی بات نہیں کہ یہودیت اور عیسائیت کا تقابل قرآن کے اڑھائی لاکھ نسخوں اور عہدرسالتؐ کے لاکھوں حفاظِ کرام سے کیا جائے جو علاقائی لب و لہجے کے اختلاف کے علاوہ ایک ہی متن پڑھتے رہے۔ اس کا موازنہ اس حقیقت سے کیجیے کہ دوبارہ منظرعام پر آنے سے قبل تورات یہودی علمی تاریخ سے آٹھ صدیاں غائب رہی۔ اس کا کوئی مستند متن موجود نہیں اور یہ کہ عہدنامۂ عتیق کا عبرانی زبان میں جو مکمل مسودہ سامنے آیا وہ ۱۰۰۸ عیسوی کا ہے۔

مصنف کو بخوبی علم ہے کہ ہرطرح کے علمی شواہد کے باوجود' مستشرقین مسلمانوں کے عقائد کو ناقابلِ اعتبار سمجھتے رہیں گے اور وہ اپنے اس موہوم خیال کو حقیقت بنا کر پیش کرنا بند نہیں کریں گے کہ قرآن نبی کریمؐ کی وفات کے ۱۵ برس بعد یکجا کیا گیا اور لکھا گیا۔ ان کا یہی مؤقف رہے گا کہ قدیم عربی رسم الخط ناکافی تھا اور قرآن ۱۰۰ سال تک زبانی روایت رہا۔

بہرحال الاعظمی کی یہ کتاب اہم ہے اور امید ہے کہ وہ تمام مسلمان کو جو دعوہ سے متعلق ہیں اور علم و تحقیق سے وابستہ ہیں' اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (مراد ہوف مَین' ترجمہ و تلخیص: عبداللّٰہ شاہ ہاشمی۔ مسلم ورلڈ بک ریویو ۲۰۰۴ء)

قرآنی معجزات اور جدید سائنس' راجا عبداللہ نیاز۔ ناشر: مثال پبلشنگ' ۲۲-اے' حبیب بلڈنگ' چوک اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۲۷۴۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

راجا عبداللہ نیاز (۱۸۹۵ء-۱۹۷۱ء) لیّہ کے رہنے والے تھے۔ ساری عمر درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ مطالعے کے رسیا اور شعروسخن کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ متعدد تصانیف نظم ونثر